دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتوی نمبر 31728

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی کا بیٹا یا خزانچی اسکا سارا فرج چلاتا ہے اور اس آدمی کو اس خزانچی پر مکمل اعتماد ہے۔
خزانچی نے ایک دفعہ اپنی ضرورت کیلئے اسے بتائے بغیر بطور قرض کچھ پیسے اسکے مال سے لے لئے جس کا تا حال مالک کو علم نہیں مالک رمضان شریف میں زکوٰۃ نکالتا ہے اس بات کو دو رمضان گزر گئے ہیں اب وہ چپکے سے مالک کے مال میں رکھنا چاہتا ہے پوچھنا یہ ہیکہ جو پیسے خزانچی نے لئے تھے اسکی زکوٰۃ کس پر ہوگی مالک پر کہ خزانچی اسکے پیسوں سے زکوٰۃ ادا کرے اور باقی رقم اسکے مال میں شامل کرلے یا خزانچی پر کہ وہ اپنے پیسوں سے ادا کرے یا کسی پر نہیں ہوگی۔
المستفتی غلام الرحمان خانیوال

الجواب حامدا ومصلیا

صورت مسئولہ میں خزانچی مالک کا امین ہے اور امانت کی حفاظت کا قرآن مجید اور احادیث میں حکم دیا گیا ہے اور خیانت کرنے والے کیلئے سخت وعیدات آئی ہیں حتی کہ ایسے شخص کو منافق کہا گیا ہے۔
خزانچی کا مالک کی اجازت کے بغیر مال لینا خیانت ہے جسپر توبہ استغفار کیساتھ واپسی ضروری ہے بتائے بغیر رقوم واپس کردے تو حق ادا ہو جائے گا۔
اگر مالک کیطرف سے زکوٰۃ ادائیگی کی اجازت ہو تو دیگر مال کیساتھ مذکورہ رقم کسی بھی زکوٰۃ ادا کردے۔ اگر اجازت نہ ہو تو اتنی مقدار زکوٰۃ کی ادائیگی کا کسی بہانہ کہدے

الدلیل عنها

القرآن۔ النساء ۵۸

إن الله يأمركم ان تؤدوا الامنت إلى أهلها

وفی البقرۃ ۲۸۳

فليؤد الذی اؤتمن امانته وليتق الله ربه

وفی البخاری ۱/۱

عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال آية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان

Scanned with CamScanner

وفي البحر الرائق ٢/٢٦١

اذا وكل رجلا بدفع زكاة ماله ونوى المالك عند الدفع الى الوكيل
فدفع الوكيل بلا نية فانه يجزئه لأن المعتبر نية الآمر لانه
المؤدي حقيقة

والله اعلم بالصواب

كتبه

محمد شعيب كوهاٹ ادوی

از دار الافتاء دار العلوم زكريا لا

١٤٤٢/٤/٢٩هـ ٢٠٢٠/١٢/١٤م

دار الافتاء

الجواب صواب

٢٨/٤/١٤٤٢هـ